ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

جلد ۳۰ | ۱۴ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ ھ | ۱۴ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۶


BUY DEFENCE SAVINGS CERTIFICATES ... 14 JUN 42 ... GURDASPUR

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ اور پھوڑے کا زخم پہلے کی نسبت چھوٹا ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ آج خطبۂ جمعہ حضورؓ نے خود پڑھایا جس میں احباب جماعت کو قانون کی پابندی کی طرف توجہ دلائی:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال حج کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

# اخبار "اہلحدیث" میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی افسوسناک توہین

خدا تعالےٰ کی اپنے خاص بندوں کے متعلق یہ سنت ہے۔ کہ ان پر جو شخص ازراہ شرارت کوئی جھوٹا الزام لگاتا ہے۔ وہ اس وقت تک نہیں مرتا۔ جب تک ویسا ہی سچا الزام اس پر نہ لگ جائے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب عرصہ سے موجودہ عیسائی حکومت اور عیسائیوں کو اشتعال دلانے کے لئے خصوصاً اور مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے کے لئے عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگاتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ آپ نے حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے۔ چنانچہ گزشتہ جنوری میں ہی اس بات کا انکار کرتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کی تعلیم دی ہے۔ لکھا:۔

"اس کے متعلق ہم اپنے کچھ لفظ نہیں کہتے۔ مرزا صاحب کے خود اپنے الفاظ پیش کر دیتے ہیں۔ جو ایک ایسے بزرگ کے حق میں ہیں۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کا مشترکہ پیشوا ہے۔ یعنی حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام"

اس کے بعد انہوں نے چند وہ الفاظ پیش کئے جو پادریوں کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از روئے انجیل تحریر فرمائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ کہ:۔

"ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہر حال لحاظ ہے۔ اور صرف فرضی مسیح کے سخت الفاظ کے عوض میں ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری ہے۔ کیونکہ اُس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نکالی ہیں۔ اور ہمارا دل دکھایا ہے"!

اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ "ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جس قدر دُنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دُنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزین ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دِلوں میں نہ پھیلتی"!

باوجود اس تشریح اور توضیح کے مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اس غلط الزام کو دوہراتے چلے جا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کی۔ اور ایسی حالت میں دوہراتے ہیں۔ جبکہ خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کے "اہلحدیث" میں انہوں نے یہ الفاظ شائع کئے۔ کہ:۔

"مسیح سے دو گناہ سرزد ہوئے ایک شراب کی مجلس میں حاضر ہونا اور دوسرا اپنی ماں کی تعظیم کرنے کی بجائے اس کو توہین آمیز لفظوں سے مخاطب کرنا"!

معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ حال میں انہوں نے جو کتاب "اسلام اور مسیحیت" کے نام سے شائع کی ہے۔ اس میں ایسے انداز میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے جو نہایت ہتک آمیز ہے۔ اور عیسائیوں میں اس کے خلاف غم و غصہ کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پادری برکت اللہ صاحب نے مسیحی رسالہ اخوت ماہ اپریل میں لکھا ہے۔ "آپ خداوند مسیح کی توہین اور تذلیل کرنے سے ذرہ نہیں جھجکے۔ ہم ان کریہ المنظر اور زشت رو تصویر بنانے والے وہابی مولوی کی اس ذہنیت پر حیران ہیں . . . . . . کیا آپ کو خیال نہ آیا۔ کہ آپ مسیح کی توہین کرنے سے محمد کی تعظیم نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے اللہ کی اور اس کی کتاب کی بھی توہین کر رہے ہیں:۔

عیسائی صاحبان اسی پر اظہار رنج و ملال کر رہے تھے۔ کہ اہلحدیث کے ایک گزشتہ پرچہ میں ایک ایسا مضمون شائع کر دیا گیا جس نے عیسائی صاحبان کو اور زیادہ رنجیدہ بنا دیا۔ چنانچہ مسیحی رسالہ "المائدہ" ماہ جون لکھتا ہے:۔

"اہلحدیث ۳ اپریل میں کسی نامہ نگار عبدالخالق اجمیری کا ایک مضمون "تثلیث کے خوابہائے پریشان" شائع ہوا ہے جس کو پڑھ کر ہمارے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کہ خدایا اس زمانہ میں بھی پیشوایان مذاہب کے حق میں اس قسم کی شر انگیز بدزبانی اور پیروایان مذاہب کی دل آزاری کرنے والے کلمہ گو مسلمان موجود ہیں جس کا نتیجہ منافرت نقص امن اور سر پھٹول ہوا کرتا ہے"!

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ عیسائیوں نے "اہلحدیث" کے الفاظ کو کس بُری طرح محسوس کیا ہے۔ "اہلحدیث" کے محولہ بالا الفاظ پڑھ کر ہر وہ انسان جو ہر مذہب کے پیشواؤں کی تعظیم کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور اس کے خلاف ورزی کرنے والے کو قابل نفرت خیال کرتا ہے اعتراف کرے گا۔ کہ ان سطور میں جو پیرایہ اختیار کیا گیا ہے وہ قطعاً مناسب نہیں۔ اور سوائے طعن و تشنیع کے کوئی ایسی بات بیان نہیں کی گئی جس میں معقولیت کا رنگ پایا جائے۔ بے شک مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کو انسان اور خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ نہ کہ خدا اور خدا کا بیٹا۔ جیسا کہ عیسائی یقین کرتے ہیں مگر باوجود اس کے کسی کو یہ حق نہیں۔ کہ محض عیسائیوں کی دل آزاری کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ایسے پیرایہ میں کرے۔ جو تہذیب و شرافت سے گرا ہوا ہو۔ اور جس میں ایک ایسی شخصیت کی توہین پائی جائے۔

جس کی توقیر کروڑوں انسانوں کے دلوں میں جاگزین ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ عیسائی صاحبان کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس مضمون کی طرف توجہ دلانے اور اپنے غم و غصہ کا اظہار کرنے کے باوجود اس بات کا کچھ بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ وہ ایک ناروا فعل کے مرتکب ہوئے ہیں بلکہ الٹا انہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ "سخت الفاظ کی فہرست بتائیں"۔ اس پر حسب ذیل سطور پیش کی گئی ہیں۔

"آپ جب یسوع کے باپ سے محبت رکھیں گے۔ تو یقیناً خدا کی بیوی یسوع کی ماں مریم کو جس نے نو ماہ تک اس کو پیٹ میں رکھا تھا حقیر جانیں گے۔ نیز یسوع کے چچا یا نوتا روح القدس کو بھی ضرور ہی ذلیل سمجھیں گے۔ نیز مریم کے اکلوتے بیٹے یسوع کو جو ۱۱ متی یوحنا سے چھوٹا تھا۔ باوجود خدا کا بیٹا اور خدا ماننے اور جاننے کے بھی ملعون ہی بنا ڈالیں گے"

جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ ان سطور کا پیرایہ بیان فی الواقع نہایت دل آزار اور تکلیف دہ ہے۔ جو محض عیسائیوں کو چڑانے اور ان کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ خاص طور پر یہ پیرایہ بیان اس لئے بھی قابل مذمت ہے کہ یہ کسی مجبوری کے ماتحت اور جوابی طور پر بھی اختیار نہیں کیا گیا بلکہ عیسائیوں پر نہایت اوچھا وار کیا گیا ہے چونکہ اسلام تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنا ضروری قرار دیتا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام تو وہ نبی ہیں۔ جن کا قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے کئی بار ذکر کیا ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان ان الفاظ کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو اہلحدیث میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ایسے وقت میں شائع ہوئے ہیں۔ جبکہ ملکی حالات نزاکت کی انتہا کو پہونچے ہوئے ہیں۔ حکومت نے ابھی ابھی اخبار پرکاش کے خلاف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے کے جرم میں قدم اٹھایا ہے جس کے لئے مسلمان شکر گزار ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے بھی کوئی شخص اس قسم کی حرکت کا مرتکب نہ ہو۔ جو کسی اور مذہب کے پیشوا کی شان کے خلاف ہو۔ افسوس مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار نے اس بات کو پیش نظر نہیں رکھا

## فیضانِ امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حکیم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی اے کوہ مری

رنجِ طلب کہ در رہِ جاناں کشیدہ ایم
از فضلِ او بدولتِ دربار رسیدہ ایم

تسلیم کردہ ایم رضائے حبیب را
یعنی بہ نقدِ فیضِ ازل جاں خریدہ ایم

ابنائے فارس اند نگہبانِ باغِ دیں
بوئے کرم زگلشنِ ایشاں شمیدہ ایم

چوں بے نوا فقیر بدریوزہ ہائے فیض
در بارگاہِ مہدیٔ دوراں رسیدہ ایم

شاید کہ یوسفم شنود عرضِ حالِ ما
راہے بسوئے منزلِ کنعاں گزیدہ ایم

بینیم تا بشے کہ بگفتارہائے دوست
آں تاب در لآلئے عماں ندیدہ ایم

دیو لعیں کہ راہ زن اسمِ اعظم است
از چنگِ او زفیضِ سلیماں رہیدہ ایم

آتش غلام بندۂ مردِ خلیل ہست
در جنتِ مسیحِ زماں آرمیدہ ایم

اندر حرائے حوت زفیضِ دعائے اوست
ایں سنبلہ کہ در کفِ میزاں کشیدہ ایم

ایں خاکِ ما کہ ہیئتِ طیر اختیار کرد
از نفخِ روحِ پاک بکیواں پریدہ ایم

سینائے ماست وادیٔ دار الامانِ ما
دل را زسوزِ جلوۂ جاناں تپیدہ ایم

خاکی رضائے دوست مجو در ہوائے نفس
ما ایں سخن زعترتِ سلماں شنیدہ ایم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد توجہ سے پڑھیں

اللہ تعالےٰ کی توفیق سے جہاں ہندوستان کی جماعتوں میں ۳۱ مئی تک سال ششم کے وعدوں کے پورا کرنے میں خاص جد و جہد کی ہے۔ وہاں بفضل خدا بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں نے بھی روپے کے بھیجنے میں نمایاں توجہ کی ہے۔ اور بیرون ہند کے احباب نے اپنے وعدوں میں بھی نمایاں اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حتیٰ کہ بعض نے اپنی ایک مہینہ کی آمد سے بھی زیادہ کا نہ صرف وعدہ کیا ہے بلکہ رقم بھی ادا کردی ہے۔ چنانچہ بیرون ہند کی جماعت کے ایک دوست جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے پہلے سال میں ۳۹۰ روپے کی ادائیگی کی۔ اور پانچویں سال کی تحریک پر آپ نے اپنے والدین کو شامل کیا۔ اور ان کا چندہ گزشتہ پانچ سالوں کا بھی ادا کیا۔ اور اب آٹھویں سال کی تحریک پر آپ نے اضافہ کرنے کی یہ صورت نکالی۔ کہ اپنے چاروں بچوں کو سال اول سے سال ششم تک شامل کیا۔ تا حضور کا وہ منشا پورا ہو جائے۔ کہ دوست اپنے وعدوں میں ان آخری تین سالوں میں نمایاں اضافہ کریں۔ حتیٰ کہ ان کا اضافہ ان کی ایک مہینہ کی آمد سے بھی بڑھ جائے۔ اور بعض کی طرف سے ان کا اضافہ دو دو مہینہ کی آمد کے برابر ہو جائے۔ کیونکہ تحریک جدید میں کئی دوست ہیں جو اپنا سارا اندوختہ دے چکے ہیں۔ اور کئی ہیں جو اپنی دو دو مہینہ کی آمد سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ پس انہوں نے اضافہ کرنے کے لئے اپنے چاروں بچوں کو شامل کیا۔ اور سال ششم میں نہ صرف ۱۹۱۴ کا وعدہ بھیجا۔ بلکہ اپنے چاروں بچوں کی سابقہ رقم ملا کر ۰ا۱۷ کا چیک حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اسی طرح بیرون ہند کے ایک دوست جو شروع تحریک سے قریباً اپنی ایک مہینہ کی آمد دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور سال چہارم اور پنجم میں وہ بے کار رہے۔ مگر باوجود بے کاری کے بھی انہوں نے قریباً اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر قرض لے کر ادا کیا۔ اب وہ آٹھویں سال تک تو چندہ ادا کر چکے ہیں۔ مگر ان کو خیال ہوا کہ میرا حساب چوتھے اور پانچویں سال میں کچھ کم دینے کی وجہ سے ہر سال اضافہ کرنے والوں کے ساتھ نہیں ملتا۔ اس لئے انہوں نے لکھا ہے کہ میری طرف سے آٹھویں سال کی رقم پر ۲۰ فی صدی اضافہ کر لیا جائے۔ اور نویں سال کی رقم پر بھی بیس فی صدی اضافہ کر کے یہ کل رقم ۸۹۲ ہوتی ہے۔ یہ میں بھیج رہا ہوں۔ تا میرے دس سال پورے ہو جائیں۔ اور ہر سال اضافہ کرنے والوں کی طرح پورے ہو جائیں۔ ان کے دسویں سال کی رقم ۸۴۸ روپے ہے جو ان کی ایک ماہ کی تنخواہ سے زیادہ ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کو اپنے بھائیوں کی ان مثالوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا سال ششم کا وعدہ جلد سے جلد وصول ہو جائے۔ کیونکہ جس قدر کسی کی رقم جلد وصول ہوتی ہے اسی قدر سلسلہ کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اور بیرون ہند کے دینے والے احباب سابقون الاولون میں بھی آجاتے ہیں کیونکہ ان کے وعدوں کی تاریخ ۳۰ اپریل ابھی ختم ہوئی ہے۔

احباب کو یاد رہنا چاہیئے کہ حضور نے سال ششم کی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا تھا۔ "میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں جن سے یہ نہ ہو سکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ (بیرون ہند کی جماعتوں کے لئے یہ پہلا دور ہے یعنی ۳۱ جولائی تک بیرون ہند کی جماعتوں کی ادائیگی ان کو سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں شامل کر دیگی) وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں"

پس بیرون ہند کی جماعتوں کو حضور کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# ذکرِ حبیب علیہ السلام

## روایات ڈاکٹر عمر الدین صاحب متوطن گجرات مقیم افریقہ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

میں اس ملک افریقہ میں فروری سنہ ۱۹۰۰ء میں ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ صوفی نبی بخش صاحب اکونٹنٹ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے زمانہ میں آیا۔ ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ کے اخلاق فاضلہ شفقت اور ہمدردی کو دیکھ کر کثرت سے لوگ سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ یہی وقت تھا جبکہ ہادیٔ زمانہ کا پیغام میرے کانوں تک پہونچا میں نے اپنی قسمت کے مقدمہ کو بارگاہ ایزدی میں پیش کر دیا۔ اور نہایت تضرع ہمت اور استقلال سے ہر روز تہجد میں دعا مانگنی شروع کی۔ کہ اے میرے پیارے رب اور غیب کے جاننے والے خدا میری فریاد سن میری رہبری فرما۔ اور مجھے اس راستہ پر چلا جو تیرے علم میں صحیح ہے تاکہ میں کہیں راہ ہدایت سے دور نہ پھینکا جاؤں کیونکہ میں خود تو عاجز کمزور اور گناہ گار اور کم علم ہوں۔ الحمد للہ کہ میرے مولا نے میری فریاد سن لی۔ اور خوابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا مجھے نہایت صفائی سے دو خوابیں دکھلائی گئیں۔ جن کی بنا پر میں نے کرنگو سٹیشن سے جو کسمو ضلع میں واقع ہے۔ اور جہاں کے ہسپتال کا میں انچارج تھا۔ ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۵ء کو بذریعہ خط خدا کے پیارے محبوب کی (خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں آپ پر ہوں) بیعت کی۔ بس پھر کیا تھا۔ عبادت میں وہ لطف آنا شروع ہوا۔ کہ جو میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ کیونکہ وہ فرشتوں کے نزول کا پاک زمانہ تھا۔ اور ہر ڈاک میں پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تازہ وحی ہوتی۔ اور پوری ہوتی سنی جاتی تھی۔ دل ہر وقت حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے تڑپتا رہتا تھا۔ اور حد سے بڑھ کر بے قراری شروع ہو گئی۔ آخر خدا خدا کر کے میری رخصت کا وقت قریب پہونچا۔ خدا نے میرے پیارے مسیح کے نذرانہ کی تحریک میرے دل میں ڈالی بجائے جواہرات شتر مرغ کے انڈے لے جانے کا ارادہ کیا مجھے ان کے حاصل کرنے اور پرمٹ لینے کے لئے جرمن پورٹ سے کوشش کرنی پڑی۔ کیونکہ ایسٹ افریقہ سے اس کی اجازت نہ دی جاتی تھی۔

اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء کو میں اپنے وطن کے لئے روانہ ہوا۔ گجرات پہونچنے پر میں نے اپنے والد صاحب مرحوم (بھائی صاحب مرحوم) کو سلسلہ احمدیہ کا مخالف پایا۔ جن کے لئے ہر نماز میں رو رو کر دعائیں مانگتا رہا۔ آخر خدا نے میری مدد کی۔ اور میرے والد صاحب معہ چند اور دوستوں کے جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے راضی ہو گئے۔

سنہ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت گجرات کے ساتھ ہم قادیان شریف کی پیاری بستی میں جا پہونچے۔ میں نے قادیان میں پہونچتے ہی عجیب نظارہ دیکھا۔ کہ سب جماعتیں اور بڑی بڑی بزرگ ہستیاں حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے سخت بے قرار اور ترس رہی ہیں۔ اور ملاقات کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر میری حیرت اور فکر کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ میں ایک مسافر کی حیثیت میں ایک دور دراز ملک سے تھوڑے عرصہ کے لئے آیا تھا۔ اور ملاقات کے لئے دو سال سے تڑپ رہا تھا اور یہ میری دلی آرزو تھی۔ کہ حضرت اقدس کی ملاقات کا موقعہ تنہائی میں میسّر آئے۔ جو بظاہر مشکل نظر آرہا تھا۔

ہماری جماعت گجرات لنگرخانہ میں کھانا کھانے میں مصروف تھی۔ اور میں ملاقات کی فکر میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے مسجد مبارک کے نیچے والی گلی میں سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک بھائی کو اس گلی میں چلتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ میں ایک دور دراز ملک سے آیا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس سے تنہائی میں ملاقات ہو جائے۔ آپ مجھے کوئی طریقہ بتائیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس دروازہ میں سے ایک مائی بوڑھی حضرت اقدس کی خادمہ اکثر آتی جاتی ہے۔ اس سے کہیں۔ ابھی یہ بات ہو رہی تھی۔ کہ وہ خادمہ نظر آگئی۔ میں دوڑ کر گیا۔ اور اسے کہا۔ مائی جی میں بہت دور کے ملک سے آیا ہوں۔ اور حضرت اقدس کی تنہائی میں ملاقات کا شائق ہوں مہربانی ہوگی۔ اگر حضور علیہ السلام کی خدمت میں مجھ مسافر کا پیغام پہونچا دیں۔ مائی صاحبہ نے بڑی شفقت اور خوشی سے کہا کہ ذرا ٹھہرو میں آتی ہوں۔ وہ جا کر معاً واپس آگئی۔ اور خوشخبری سنائی کہ تمہاری مراد پوری ہو گئی۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ کہ اوپر آجائیں۔ میں ان چند غیر احمدی دوستوں کو بھی جو میرے ساتھ آئے تھے۔ بلا کر لے آیا۔ اور جونہی ہم اوپر گئے۔ اور صحن میں کھڑے ہی ہوئے تھے۔ کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا۔ اور حضرت اقدس نے باہر آتے ہی السلام علیکم کہا۔ افسوس کہ پہلے ہمیں السلام علیکم کہنے کا موقعہ نہ مل سکا میرے والد مرحوم باوجود مخالف ہونے کے حضور کے قدموں میں گر پڑے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازراہ کرم اپنے دست مبارک سے ان کے سر کو اٹھا کر کہا سجدہ کے لائق ذات باری ہی ہے۔ اس کے بعد عاجز نے شتر مرغ کے چار انڈے بطور نذرانہ پیش کئے حضور نے ازراہ کرم قبول فرمائے اور نہایت شفقت اور محبت سے میرے افریقہ میں رہنے اور سفر کے دیگر کوائف دریافت کئے اور میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ کہ اس دنیا سے دل نہیں لگانا چاہیئے اور یہ کہ اپنے آپ کو اس مسافر کی حیثیت میں سمجھنا چاہیئے۔ جو کسی مسافر خانہ میں ٹکٹ لیکر گاڑی کا انتظار کر رہا ہو۔ اور مجھے کثرت سے استغفار پڑھنے کی بھی حضور نے تاکید فرمائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ باقاعدہ خطوط میں دعا کے لئے لکھتے رہو۔

پھر حضور نے میرے والد صاحب کی معہ دو تین اور غیر احمدیوں کی جو میرے ہمراہ تھے بیعت لی۔ ازاں بعد حضور نے اس قدر تڑپ اور سوز کے ساتھ ہمارے لئے دعا فرمائی۔ کہ حضور کی آنکھیں پُرآب ہو گئیں۔ اور ہمارے لئے بھی آنسوؤں کا روکنا محال ہو گیا۔ دل اس قدر نرم اور گداز تھا۔ کہ اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ آج بھی وہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ حضور علیہ السلام کے دست مبارک میں ہاتھ دینا۔ حضور کا نورانی چہرہ دیکھنا۔ حضور کی شفقت بھری شربتی آنکھوں کا پُرآب ہونا اور مجھ عاجز کمزور گنہگار کے لئے ہدایت استغفار فرمانا۔ اور بار بار دعا کے لئے لکھنے کی ہدایت فرمانا۔ آہ جس وقت بھی وہ سماں یاد آتا ہے طبیعت پر بجلی کا اثر ہو کر آنسوؤں کا تار بندھ جاتا ہے۔ کیا وہ مبارک زمانہ تھا جس میں آفت کے بڑے بڑے پہاڑوں کو خدا کے پیارے نبی کی دعاؤں سے اڑتے دیکھنے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ الغرض بیعت اور دعا کے بعد حضور نے مصافحہ سے سرفراز فرمایا۔ اور اجازت بخشی جب جماعت گجرات کے احباب نے مولوی خان صاحب تحصیلدار ہماری اس ملاقات کا حال سنا۔ تو رشک سے کہنے لگے۔ کہ ہمیں ساتھ کیوں نہ لے گئے۔

انہی ایام جلسہ میں حضرت اقدس کی تقریر مسجد اقصیٰ میں سورۃ فاتحہ پر سننے کا فخر حاصل ہوا۔ حضور نے چار صفات الٰہیہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ عرش معلی تو ایک وراء الوراء مقام کا نام ہے۔ اور یہی چار صفات الٰہیہ ہیں جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ کہ آپ سب لوگ میرے رب کی طرف سے ایک نشان ہیں کیونکہ میرے رب نے مجھے الہاماً فرمایا تھا۔ کہ دور دور سے لوگ تحفہ تحائف لے کر تیرے پاس آئیں گے پس آپ خود غور کریں۔ کہ کہاں کہاں سے آپ لوگ آتے۔ میں نے جب غور کیا تو پیارے نبی کے الہام کو اپنے وجود میں ثابت ہوتے پایا دوران تقریر میں ہاتھ اٹھا کر ارد گرد کی چھتوں پر بیٹھے لوگوں کی طرف (جن میں غیر مسلم مستورات بھی تھیں) فرمایا۔ غالباً وہ ڈپٹیوں کے مکانوں کی چھت تھی۔ جو اب خدا کے فضل وکرم سے صدر انجمن احمدیہ کے قبضہ میں ہے۔ ان لوگوں سے پوچھو۔ کہ کیا میرے رب نے مجھے پیش از وقت اطلاع نہ دی تھی۔ کہ لوگ جوق در جوق آئیں گے۔ اس پر کئی مردوں اور عورتوں کو سر ہلاتے۔ اور کہتے سنا۔ کہ ہاں یہ سچ کہتے ہیں شائد اس دن ہمارے کانوں تک یہ آواز پہنچی۔ کہ پچھلے پہر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر سکول کے صحن میں ہوگی۔ ہم بھاگے بھاگے تقریر سننے کے لئے گئے حضور کی عمر اس وقت شائد ۱۶ یا ۱۷ برس کی تھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ پُرتاثیر تقریر حقائق و معارف کا خزانہ تھی۔ اور اس قدر دینی جوش اور ولولے کے ساتھ کی گئی تھی۔ کہ سامعین پر اس کی سحر کاری کا بے حد اثر تھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کو نہائت محبت اور پیار سے ٹہلاتے ہوئے اپنی خوشنودی کا اظہار بہت سے تعریفی الفاظ میں کیا۔

ایک اور واقعہ کا اظہار بھی ضروری ہے ۱۹۰۰ء کے جلسہ سالانہ پر گو احباب کی وہ کثرت تو نہ تھی۔ جو آجکل کے جلسوں میں نظر آتی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر جس قدر بھی احباب آئے ہوئے تھے۔ وہ قادیان کے گلی کوچوں میں چل پھر کر پروانہ وار اپنی محبت اور عشق کا اظہار کر رہے تھے۔ کیونکہ کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا۔ کہ خبر سنی گئی۔ کہ حضرت اقدس باغ کی طرف نکلے ہیں۔ احباب ملاقات اور زیارت اور مصافحہ میں سبقت لے جانے کی خاطر اس طرف دوڑ پڑے۔ اور جب وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ حضور ریتی چھلہ کی طرف گئے ہیں۔ تو پھر بازار میں اس طرح دوڑنا شروع کر دیا۔ کہ اس دوڑ دھوپ کو دیکھ کر بازار میں میں نے خود کئی مخالفین کو یہ کہتے سنا۔ کہ یہ لوگ واقعی پروانوں کی طرح جان فدا کرتے ہیں۔ اسی موقعہ پر ایک دن حضور ریتی چھلہ میں بڑکے درخت تلے کھڑے ہو گئے۔ اور احباب نے مصافحہ کرنا شروع کیا۔ اس وقت کسی نے اونچی آواز سے کہا کہ رات کو کون بھوکا رہا۔ کیونکہ الہام ہوا ہے بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ جب اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ درست واقعہ کو چھپانا ٹھیک نہیں تو دو ایک زمیندار سامنے آئے انہوں نے کہا ہمیں گلہ نہیں۔ ہم چونکہ دیر سے آئے تھے اور لنگر خانہ بند ہو چکا تھا۔ اس لئے کھانا نہ مل سکا۔ یہ واقعہ جہاں تک میرے ذہن نے یادوری کی لکھ دیا ہے۔ مجھے تو اس وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مصافحہ کرنے کی اس قدر تڑپ تھی۔ کہ کئی دفعہ ہجوم کو چیر کر اور لوگوں کی ٹانگوں میں سے گذر کر بھی مصافحہ کر لیتا تھا۔ اور اس پر بھی طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔

# ایک روسی عورت کا کارنامہ اور مسلم خواتین کی شجاعت

اخبارات میں حالی میں "ایک نوجوان روسی لڑکی کی بہادری کا کارنامہ" "اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک سپاہی کی جان بچالی" کے عنوانات سے نمایاں طور پر شائع ہوئے ہے۔ جس کی تفصیل ایک سپاہی یوں بیان کرتا ہے۔ کہ "ایک رات کا واقعہ ہے سردی بہت شدید تھی۔ آسمان پر ہر طرف کہر چھایا ہوا تھا۔ میں اپنے دیگر سپاہی دوستوں کے ساتھ محاذ جنگ پر تھا مجھے یاد نہیں کہ میں کس طرح زخمی ہوا لیکن مجھے اتنا یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے زخمی ہونے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ مجھے چھوڑ کر آگے بڑھتے جائیں۔ وہ آگے بڑھتے گئے۔ اور میں نیم بیہوشی کی حالت میں بہت دیر تک پڑا رہا۔ اتنے میں میں نے آنکھ کھولی۔ تو ایک لڑکی کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا۔ اس نے سر پر ایک بڑی سی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ جس پر ایک ستارہ چمک رہا تھا۔ اس نے برف پر چلنے والے جوتے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے ایک رسے سے باندھ کر رسا اپنی کمر میں باندھ لیا۔ اور چلنا شروع کر دیا۔ اس اثنا میں برف پڑنے لگی۔ لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ برابر بگولے کی طرح آگے بڑھتی گئی۔ جس وقت دم بھر کے لئے میں آنکھ کھولتا تو لوہے کے گولے ارد گرد گرتے دکھائی دیتے۔ اچانک وہ چلتے چلتے گر پڑی۔ میں نے خیال کیا کہ ٹھوکر لگنے سے گر پڑی ہوگی لیکن بہت جلد معلوم ہو گیا۔ کہ وہ کسی گولی سے زخمی ہو گئی ہے۔ آخر کچھ دیر بعد وہ پھر اٹھی۔ اب کے اس نے برف پر چلنے والے جوتوں کو اتار دیا۔ اور ان کے بغیر ہی چلنا شروع کر دیا۔ اب وہ جاتے جاتے دم بھر کے لئے رک جاتی۔ اور دم لے کر پھر چل پڑتی۔ میں نے اس دوران میں یہ محسوس کیا۔ کہ اس کے لئے اس محنت کی وجہ سے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ اب اس کا سانس اور زیادہ پھولتا جا رہا تھا۔ اور وہ پہلے سے زیادہ رک رک کر چلنے لگی۔ اسے اب کئی بار زیادہ دیر کے لئے بھی دم لینا پڑتا تھا۔ ایک بار اس نے میری نبض بھی دیکھی۔ اور میرے منہ میں برف ڈالی۔ اور کہا نوجوان تم زندہ ہو۔ کوئی فکر نہ کرو۔ اسی طرح گرتی پڑتی چلتی رہی۔ آخر ہم ایک ہسپتال کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں اس نے مجھے وارڈوں کے حوالے کر دیا۔ اور خود نہ جانے کدھر چلی گئی۔"

یہ واقعہ قابل داد ہے جسے مسلمان اخبارات نے بھی نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ مسلمان نوجوانوں نے اسے حیرت سے پڑھا ہوگا۔ اور روسی لڑکی کی شجاعت اور ہمت پر عش عش کر اٹھے ہوں گے۔ لیکن اسلامی تاریخ میں مسلم خواتین کے ایسے ہزاروں کارنامے موجود ہیں۔ جن کے سامنے یہ واقعہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جب اسلامی لشکر دمشق پر حملہ آور ہوا۔ تو اہل شہر محصور ہو گئے۔ اور مسلمانوں نے محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرہ کی تفاصیل کا اسوقت بیان کرنا ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ایک دن قلعہ کے اندر بہت خوشی کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ دریافت پر مسلمانوں کو معلوم ہوا۔ کہ رومیوں کا ایک بڑا لشکر اہل دمشق کی امداد کے لئے آ رہا ہے۔ حضرت خالد بن ولید کی تجویز پر قرار پایا۔ کہ حضرت ضرار بن ازور پانسو چیدہ سواروں کو لے کر رومی لشکر کے مقابلہ کے لئے جائیں۔ اور انہیں راستہ میں ہی روکنے کی کوشش کریں۔ اور اگر ان کی طاقت زیادہ دیکھیں تو فوراً اسلامی لشکر میں اطلاع بھجوا دیں۔ حضرت ضرار کے سامنے جب یہ تجویز پیش ہوئی۔ تو انہوں نے اکیلے ہی جانے پر اصرار کیا۔ لیکن حضرت خالد بن ولید کے اصرار پر پانسو بہادر اپنے ساتھ لے لئے۔ اور روانہ ہو گئے۔ تھوڑے ہی فاصلہ پر رومی لشکر کا غبار دکھائی دیا۔ حضرت ضرار نے اپنے ساتھیوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے حکم دیا۔ کہ نیزے سیدھے کر لو اتنے میں دشمن کا ہراول دستہ قریب پہنچ گیا۔ اور حضرت ضرار کی ہدائت کے مطابق مسلمان بہادر نعرہ تکبیر بلند کر کے اس پر جا پڑے۔ اور قتل عام شروع کر دیا۔ رومی تاب نہ لا کر بھاگے۔ اور اپنے بڑے لشکر میں جا ملے۔ عرب سوار بھی تعاقب میں گئے اور اصل رومی لشکر پر حملہ کر دیا۔ رومی جم کر لڑنے لگے۔ مگر کثرت تعداد کے باوجود بہادران اسلام کا مقابلہ مشکل تھا۔ حضرت ضرار دفعتہً دشمن کے قلب میں گھس جاتے۔ اور سینکڑوں کو خاک و خون میں لوٹا کر نکل آتے۔ رومیوں نے کئی بار ان کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اچانک حضرت ضرار کی نظر رومی سپہ سالار وردان پر پڑی۔ اور اس پر جھپٹے۔ اس کا لڑکا حمران جو ایک نامور تیغ زن تھا۔ مقابل پر آیا۔ اور حضرت ضرار پر نیزے کا وار کیا۔ حضرت ضرار نے اسے خالی دے کر ایسا تاک کر نیزہ مارا کہ کافر کے سینہ میں پیوست ہو گیا۔ حضرت ضرار نے جھٹکا دے کر اسے کھینچا۔ تو نیزہ کا پھل حمران کے سینہ میں رہ گیا۔ اور صرف لکڑی ان کے ہاتھ میں رہی۔ حمران تو گھائل ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ مگر حضرت ضرار کو رومیوں نے بے ہتھیار پا کر گرفتار کر لیا۔

حضرت ضرار کی گرفتاری کی خبر اسلامی لشکر میں پہونچی۔ تو حضرت خالد بن ولید ان کو چھوڑانے کے لئے لشکر لے کر روانہ ہوئے جب ان کا لشکر کیمپ سے باہر نکلا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ایک زرہ پوش سوار اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑائے ان کے پاس سے نکل گیا۔ اور محاذ جنگ پر اسلامی لشکر سے بھی قبل جا پہنچا اور جاتے ہی نیزہ سیدھا کئے رومیوں کے لشکر میں گھس گیا۔ ان میں سے کئی ایک کو موت کے گھاٹ اتار کر باہر نکل آیا۔ پھر ذرا ستا کر دشمن کے لشکر میں جا گھسا اور پھر بیسیوں کو قتل کر کے باہر نکل آیا۔ اس نے پے در پے کئی حملے دشمن پر کئے اور ایسی شدت اور بہادری سے کئے۔ کہ سب عش عش کر اٹھے۔ حضرت خالد بن ولید کی تیغ زنی تو ایک مسلم بات تھی۔ اور وہ رومیوں کی صفوں کو برابر درہم برہم کر رہے تھے مگر وہ سوار ان سے بھی زیادہ کام کر رہا تھا رومیوں نے کئی بار اسے گھیرے میں لیا۔ مگر وہ ہر بار سلامتی سے باہر نکل آیا بعض مسلمان بھی اس کے حملوں کی شدت کو دیکھ کر سمجھ

رہے تھے۔ کہ وہ حضرت خالدؓ ہیں۔ رومی بھی اس سوار کی بہادری پر انگشت بدنداں تھے۔ اور اس کے پے درپے حملوں۔ نیز دیگر اسلامی پہلوانوں کے حملوں نے ان کی صفوں کو توڑ دیا۔ اور رومی لشکر منتشر ہو کر بھاگ اٹھا۔ اور اسلامی سپاہ کامیاب و کامران اپنے کیمپ میں آگئی۔

قیام گاہ پر پہنچ کر حضرت خالدؓ نے اس سوار سے دریافت کیا۔ کہ وہ کون ہے مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک سے زیادہ مرتبہ دریافت حال کے لئے سوال کئے گئے۔ مگر وہ خاموش رہا۔ دوسرے سپاہیوں نے اسے کہا۔ کہ افسر کے سوال کا جواب نہ دینا آئین کے خلاف ہے آپ ضرور جواب دیں۔ تو اس نے کہا کہ میری خاموشی آئین کی خلاف ورزی کی نیت سے نہیں بلکہ وجہ یہ ہے۔ کہ شرم و حیا مانع ہے کیونکہ میں مرد نہیں بلکہ عورت ہوں۔ میرا نام خولہ ہے۔ اور میں ضرار کی بہن ہوں۔ میں نے جب اپنے بھائی کے گرفتار ہونے کی خبر سنی تو اسے چھڑانے کا عزم کیا۔ مگر افسوس کہ اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ حالانکہ میں نے تمام رومی لشکر کو چھان مارا۔ اگر تو وہ زندہ ہے۔ تو انشاء اللہ کل چھڑا لائیں گے۔ ورنہ دشمن سے اس کی شہادت کا انتقام لیں گے۔

بعد میں بعض رومی سپاہی جو ہمت ہار بیٹھے تھے۔ بھاگ کر اسلامی کیمپ میں پناہ کے لئے پہنچ گئے۔ اور ان سے معلوم ہوا۔ کہ رومیوں نے حضرت ضرارؓ کو شاہ روم کے دربار میں فوراً بھجوا لیا۔ تا اپنی شجاعت کا ثبوت پیش کرے کہ میں نے اتنے بڑے اسلامی سردار کو پکڑ لیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ سواروں کا ایک دستہ حفاظت کے لئے ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ یہ معلوم کر کے ایک سو مسلمان سوار جن میں حضرت خولہ بھی تھیں۔ ان کے تعاقب میں بھیجے گئے۔ اور انہوں نے چند میل پر ہی دشمن کو جا لیا۔ حضرت ضرارؓ کو باندھ کر ایک اونٹ پر لادا گیا تھا۔ مسلمانوں کو دیکھ کر رومی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔ اور مسلمان اپنے سردار کو رہا کر کے کامیاب و کامران واپس آگئے۔

---

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض کس طرح پوری ہوئیں

(۱)

کسی مدعی نبوت کی صداقت کو پرکھنے کے لئے جہاں اور بیسیوں معیار ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ آیا اس نے اپنی بعثت کی اغراض کو پورا کیا ہے یا نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کے اس اصل کے مطابق کہ انہ لا یفلح الظالمون جھوٹے مدعیان نبوت کو کبھی توفیق نہیں ملتی۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ اور وہ عظیم الشان کام کریں۔ جو گزشتہ انبیاء نے ان کی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کئے ہوں۔

## مسیح موعودؑ کی بعثت کی اغراض

اس اصل کے ماتحت ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی صداقت پرکھتے ہیں۔ قرآن مجید نے سورہ صف میں جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ایک پیشگوئی اپنے مثیل کے مبعوث ہونے کے متعلق نقل کی ہے اور اس کا نام احمد بتایا ہے۔ وہاں اللہ تعالےٰ نے اس کی بعثت کی غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس احمد رسول کے مبعوث کرنے کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے پسندیدہ دین یعنے اسلام کو دوسرے مذاہب پر غالب ثابت کرے۔

اسی طرح بخاری میں ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لیوشکن ان ینزل فیکم مسیح ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب یعنی اللہ تعالےٰ تم میں ضرور ابن مریم کو مبعوث کرے گا۔ جو تمہارے اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔ اور کسر صلیب کرے گا۔ پھر ایک دوسری حدیث میں ہے لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ کہ جب ایمان مفقود ہو جائیگا۔ تو ایک مرد فارسی الاصل ایسا پیدا ہوگا۔ کہ خواہ ایمان ثریا پر جا پہونچے اسے دوبارہ لے آئے گا۔

ان پیشگوئیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی چار اغراض بیان کی گئی ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کریں۔ دوم۔ کسر صلیب یعنے عیسائیت کو شکست فاش دیں۔ سوم۔ مسلمانوں میں جو اختلافات پیدا ہو چکے اس کا فیصلہ کریں۔ چہارم۔ ایمان جو اٹھ چکا ہے۔ اس کو دوبارہ دلوں میں پیدا کریں۔

## مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل اسلام کی حالت

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی ان اغراض کو پورا کیا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے قبل اسلام کی جو حالت تھی۔ اس کا اندازہ لگایا جائے۔

یہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے اسلام سخت خطرہ میں تھا۔ اندرونی اور بیرونی دشمن اس کو مٹانے کے درپے تھے۔ ایک طرف صلیبی مذہب نے سر اٹھایا تھا۔ اور پادری اسلام پر طرح طرح کے حملے کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف پنڈت دیانند کی تحریک سے ہندوؤں میں ایک فرقہ آریہ سماج پیدا ہو گیا۔ جو اسلام کو بالکل مٹا دینا چاہتا تھا۔ اور پھر اندرونی طور پر اگر ایک طرف علماء، شیخ، دہ نشین اور صوفیا کے ہاتھوں اسلام کے روشن چہرہ پر بدنما داغ لگائے جا رہے تھے۔ تو دوسری طرف مغربی تہذیب و تمدن کی وجہ سے تعلیم یافتہ مسلمانوں کو دہریت اور مادیت اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ ایسی حالت میں جبکہ ایمان بالکل اٹھ چکا تھا۔ اور اسلام اپنوں اور بیگانوں کے ہاتھوں نالاں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عظیم الشان انقلاب پیدا کیا۔ اس کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

## غلبہ اسلام بر دیگر ادیان

پہلا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ آپ اسلام کو دوسرے مذاہب پر غالب ثابت کریں گے۔ یہ غلبہ بزور تلوار مقصود نہیں۔ کیونکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ یعنے دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ نہیں ہونا چاہئے پس یہ غلبہ بذریعہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بزور تلوار اسلام کا غالب آنا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ دین واقعی اپنی صداقت اور تعلیم کے لحاظ سے دوسرے مذاہب پر غالب ہے۔ پس آپ کا حقیقی کام یہی تھا۔ کہ دلائل کے ساتھ اسلامی تعلیم کو دوسری تمام تعلیموں پر غالب ثابت کریں۔ سو اس ضمن میں جو عظیم الشان خدمات آپ نے سرانجام دیں۔ ان کی اہمیت کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے معاند نے بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ آپ سے پیشتر تیرہ سو سال میں اسلام کی ایسی بے نظیر خدمت کسی نے سرانجام نہیں دی۔ بطور مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ دلائل میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اس وقت دنیا میں سب سے بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو خدا تعالےٰ کی ہستی کے منکر ہیں۔ یا اسے نعوذ باللہ عضو معطل کے طور پر مانتے ہیں۔ اپنی عقل سے ایجاد کردہ مذہب کافی سمجھتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلامی تعلیم پیش فرمائی وہ یہ ہے

اوّل: محض عقل تو دنیا کے کاموں کی سرانجام دہی کیلئے کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ تجربہ اور مشاہدہ نہ ہو۔ پھر الہیات کے سمجھنے کے لئے محض عقل کیونکر بغیر کسی معاون کے صحیح نتیجہ تک پہونچ سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے ساتھ وحی و الہام کی شمع ہو۔ اور کوئی معلم ہو۔ جو صحیح طور پر راہنمائی کرے۔

دوئم: نظام قدرت کے مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کا کوئی عضو کام نہیں دے سکتا۔ جب تک اس کے ساتھ آسمانی مدد نہ ہو۔ آنکھ کا کام دیکھنا ہے۔ مگر روشنی کے بغیر ناکارہ ہے۔ کان آواز سنتے ہیں مگر ہوا کے بغیر کام نہیں دیتے۔ پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ محض عقل بدوں آسمانی مدد کے الہیات کو سمجھنے میں کامیاب ہو سکے۔

سوم: انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنا۔ لیکن جب ایک انسان دوسرے انسان کی خوشنودی اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ خود اس کو اپنی مرضی سے آگاہ نہ کرے۔ حالانکہ انسان مشہود بالعین اور اس کا ہم جنس ہے تو اس وراء الوراء ہستی کو جس کی صفت یہ ہے کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# غیر مبایعین مخالفین احمدیت کے نقش قدم پر

جماعت احمدیہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے۔ جلالی بعثت محمدؐ کے نام سے ہوئی۔ اور جمالی بعثت کے لئے احمدؐ نام تجویز ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نام کے باعث جو دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی نام ہے آپ کے ماننے والے احمدی کہلائے۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر تحریر فرماتے ہیں:۔ "اس واسطے اُن کی اصلاح کیلئے ایک مسیح بھیجا۔ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ بلکہ اسی نبی صاحب شریعت کا خادم اور غلام کہلانیوالا ہے۔ مسلمانوں نے عموماً قبول نہیں کیا۔ پر جنہوں نے اسے قبول کیا۔ وہ اس کے نام پر احمدی کہلاتے ہیں۔" (بدر ۶ر اپریل ۱۹۱۱ء)

سلسلہ احمدیہ کے مخالفین نے پسند نہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو احمدی نام سے یاد کریں۔ بلکہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفوں نے آپ کے ماننے والوں کا نام "ناصریوں کا بدعتی فرقہ" رکھا۔ اور انہیں حضرت مسیح ناصری کے شہر ناصرہ کی طرف نسبت دی۔ اسی طرح غیر احمدیوں نے جماعت احمدیہ کو "قادیانیوں کا گروہ" کہنا شروع کر دیا اور احمدی کی بجائے "قادیانی" کو رواج دینا چاہا۔ حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کو اس استعمال کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنا پڑا۔ اخبار بدر لکھتا ہے:۔ "ہمیں قادیانی یا مرزائی کہنا ہماری دلآزاری کرنا ہے۔ کیونکہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مرزا ہونے کی حیثیت سے قبول نہیں کیا۔ کہ ہمیں مرزائی کہا جائے اور نہ ہم قادیان کے پرستار ہیں۔ کہ ہمیں قادیانی کہا جائے۔" (بدر ۲۷ر جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۱)

سلسلہ کے دوسرے اخبار الحکم نے بھی لفظ قادیانی کے استعمال کے خلاف آواز بلند کی اور لکھا:۔ "ہمارے اصل نام احمدی کے سوا اور کسی نام سے نہ پکارا کریں۔" (الحکم ۷ر اگست ۱۹۱۱ء)

مگر دشمنان سلسلہ احمدیہ نے اس احتجاج کی پروا نہ کی۔ اور برابر یہ لفظ استعمال کرتے رہے۔ جہاں تک کہ خود تھک گئے۔ چنانچہ جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "آخر وہ لوگ بھی جو قادیان کو کادیاں لکھتے تھے۔ تھک گئے اور احمدی کو مرزائی یا قادیانی کہنے والوں کو بھی آخر ہوش آگیا۔ کسی کو بُرے یا حقارتی نام سے یاد کرنے سے۔ سوائے اسکے کچھ فائدہ نہیں۔ کہ کہنے والا اور سننے والے یا پڑھنے والے تھوڑی دیر تک کے لئے حظِ نفس اٹھا لیتے ہیں۔ مگر یہ محض ایک نفسانی خواہش کا پورا ہونا ہوتا ہے۔" (پیغام صلح ۵ر جولائی ۱۹۱۴ء)

اس عبارت سے ثابت ہے کہ احمدیوں کو مرزائی یا قادیانی کہنا مخالفین سلسلہ احمدیہ کا شیوہ ہے۔ لفظ "قادیانی" مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک بھی "برا اور حقارتی نام" ہے۔ اور احمدیوں کو اس نام سے یاد کرنا محض نفسانی خواہش کو پورا کرنا ہے۔ مولوی صاحب کے قول کے مطابق ۱۹۱۴ء میں "احمدی کو مرزائی یا قادیانی کہنے والوں کو بھی آخر ہوش آگیا تھا۔" لیکن اسی زمانہ ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد علی صاحب اپنے ساتھیوں کو لیکر مرکز سلسلہ سے الگ ہو کر لاہور چلے گئے۔ تب آپ نے ان لوگوں کی جگہ لے لی جنہیں اب ہوش آگیا تھا۔ یعنی آپ نے خود احمدیوں کو "قادیانی" اور "محمودی" کہنا شروع کر دیا اور انہیں احمدی نام سے ذکر کرنے سے انکار کر دیا۔ پیغام صلح نے لکھا ہے "الفضل کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ ہم نے کبھی ایسے لوگوں (جماعت احمدیہ قادیان) کے قائم مقام ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہم انکو احمدی کہکر پکارتے ہیں۔ انکا نام محمودی ہے احمدی نہیں۔" (۱۳ر دسمبر ۱۹۲۷ء)

اس کے بعد مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے پورے طور پر غیر احمدیوں کے نقش قدم کا اتباع اختیار کر لیا۔ اور احمدی کو ہمیشہ اور ہر آن قادیانی کے لفظ سے یاد کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ان کے چھوٹے اور بڑے، عالم اور جاہل سب "قادیانی۔ قادیانی" کہتے پھرتے ہیں۔ تا جس "بُرے اور حقارتی نام" کو غیر احمدی استعمال کیا کرتے تھے وہ قائم رہے۔ اور کہنے والوں کی جانشینی کا سلسلہ باقی رہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے لئے قادیانی کی اصطلاح ذکر کرکے لکھا ہے کہ:۔ "میں پسند کرونگا۔ کہ ہمارے دوست ان اصطلاحات پر زور دیں۔ قادیانی جماعت کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔" (پیغام صلح ۱۳ر ستمبر ۱۹۴۱ء)

غیر مبائع ہمیں قادیانی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے امیر نے ابتدائے اختلاف سے اس پر زور دیا ہے۔ ہم اگر ان سے یہ کہیں کہ وہ اس طریق سے اجتناب اختیار کریں تو وہ ہماری نہ مانیں گے۔ اس لئے ان کے "سرگرم ممبروں" کو مستثنیٰ کر کے میں انصاف پسندوں سے پوچھتا ہوں کہ (۱) کیا آپ لفظ قادیانی اور مرزائی کہنے میں جماعت احمدیہ کی دلآزاری نہیں سمجھتے؟ (۲) کیا یہ اب "بُرا اور حقارتی نام" نہیں؟ (۳) کیا یہ طریق دشمنان سلسلہ احمدیہ کا شیوہ نہ تھا؟ (۴) کیا اس لفظ کا استعمال محض ایک نفسانی خواہش کا پورا کرنا نہیں؟ اگر ان چاروں سوالوں کا جواب اثبات میں ہے۔ اور مندرجہ بالا اقتباسات کی روشنی میں یقیناً اثبات میں ہے۔ تو آپ ہی فرمائیں۔ کہ آپ کب تک سلسلہ احمدیہ کے مخالفین کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔ کیا اتنی بڑی ٹھوکر بھی آپ کے سنبھلنے کا موجب نہ بنے گی؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

## وصیتیں

**نوٹ**:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**نمبر ۶۱۴۳**:۔ منکہ برکت بی بی زوجہ چوہدری محمد نذیر خاں صاحب قوم ککے زئی پٹھان عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن امین آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے پاس حسب ذیل زیور ہیں۔ ۱۴ عدد طلائی چوڑیاں وزنی ۱۳ تولے۔ ایک جوڑہ کڑے طلائی وزنی ۵ تولے۔ نکلس طلائی وزنی ۲ تولہ۔ کانٹے طلائی وزنی ۲ تولہ۔ چھوٹے کانٹے طلائی وزنی ۸ ماشہ۔ ٹاپس طلائی وزنی ۸ ماشہ۔ کل میزان سونا مذکورہ ۲۳ تولہ ۴ ماشہ جسکی قیمت بحساب ۵۰ روپے فی تولہ ۱۱۶۷ روپے ۱۰ آنہ بنتی ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ مبلغ ۱۱۶ روپے ۱۰ آنے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ۴۲ روپے ہے جس کا دسواں حصہ ہے میں عنقریب داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دونگی۔ نیز میرے شوہر محترم سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی میری جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور مذکورہ کے دسویں حصہ کی قیمت انشاء اللہ میں اپنی زندگی میں جلد از جلد ادا کر دونگی۔ اگر میری مذکورہ ماہوار آمد میں کبھی اضافہ ہوا تو میں اس اضافہ کے مطابق دسویں حصہ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہوں گی۔ الامۃ:۔ برکت بی بی بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد نذیر خاں شوہر موصیہ۔ گواہ شد:۔ ایم مبارک احمد خاں امین آبادی

**نمبر ۶۱۶۲**:۔ منکہ نعمت علی ولد نکھو شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن لبی ہشت خاں ڈاکخانہ بہادر پور بابیاں ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان خام اور ایک بیٹھک قیمت اندازاً ۴۰۰ روپیہ ہے۔ اور علاوہ ازیں چار کنال زمین واقعہ لبی ہشت خاں قیمتی تقریباً ۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میری گذر اوقات ملازمت پر ہے۔ جس کی تنخواہ مبلغ ۴۶ روپے ہے۔ اور میں تازیست ۱/۱۰ حصہ اپنی ماہوار آمدنی کا ادا کرتا رہونگا۔ جو کہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: نعمت علی بقلم خود ۵۹۳۔ ایچ کمپنی ۶ بٹالین۔ آئی۔ اے۔ او سی سکنڈ ٹالین جبل پور چھاؤنی سی۔ پی۔ گواہ شد:۔ غلام مصطفےٰ صادق جبل پور
گواہ شد:۔ منظور احمد خاں ثاقب جبل پور

**نمبر ۶۱۴۸**:۔ منکہ محمد بی بی زوجہ بابا بوڑھا صاحب قوم ہجرہ پیشہ زمینداره عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن رسالہ ۹۵ بارھواں رسالہ ڈاکخانہ لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ حسب ذیل ہے۔ اس وقت حسب ذیل جائیداد کی میں مالک ہوں نقد روپیہ جو کہ میرے پاس ہے مبلغ ۴۰۰ روپے۔ حق مہر

## چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں بڑی بڑی معلومات اور مکمل تبلیغ بھری ہوئی ہے۔ جو بھائی مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہوں وہ درخواست کریں کیونکہ مسٹر ڈاکٹر شفیع احمد اس گرانی کے زمانہ میں ایسی ارزاں قیمت پر یہ بیش بہا کتابیں تبلیغ اور ذکر حق کے لئے دے رہے ہیں۔ تھوڑی کتابیں رہ گئی ہیں پھر چھپنے تک انتظار کرنا پڑیگا۔ مگر ناول یا افسانہ جان کر طلب نہ کریں وہ کتابیں یہ ہیں۔ (۱) مرزائی۔ (۲) قول سدید المنجاری شریف (۵) حضرت مولوی نورالدین صاحب کے قرآنی نوٹ۔ پتہ:۔ چاندنی چوک دہلی۔ کٹرہ اللہ دیا۔ مکان حسنات احمد

جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے پچاس روپے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے متعلق میں وصیت کرتی ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہے۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر اور کوئی بھی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبدۃ محمد بی بی زوجہ بابا بوڑہ صاحب۔ گواہ شد غلام محمد ولد بابا بوڑہ صاحب۔ گواہ شد: شیخ محمد یوسف سکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور۔ کاتب عبدالرحمٰن سکرٹری وصایا۔ انجمن احمدیہ لائل پور شہر۔

**نمبر ۶۱۶۳:** منکہ ڈاکٹر منیر احمد خالد ولد مستری رحیم اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع کرنال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری مستقل ماہوار آمد ۵۵ روپے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری اس ماہوار آمد میں کبھی کبھی اضافہ ہو جاتا ہے جس کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اس اضافہ کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: منیر احمد خالد ایل ایس۔ ایم۔ ایف شاہ آباد ضلع کرنال گواہ شد: عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد: محمد عبداللہ (خانصاحب) ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن قادیان۔

**نمبر ۶۱۶۴:** منکہ حمیدہ خالدہ زوجہ ڈاکٹر منیر احمد خالد صاحب قوم راجپوت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ (۲) زیور طلائی جن کی قیمت موجودہ بازاری ریٹ کے مطابق ۳۲۵ روپے ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ تمام حصہ وصیت یا اس کا کچھ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبدۃ: حمیدہ خالدہ بقلم خود۔ گواہ شد: ڈاکٹر منیر احمد خالد خاوند موصیہ شاہ آباد ضلع کرنال۔ گواہ شد: محمد عبداللہ (خانصاحب) ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ قادیان والد موصیہ۔

**نمبر ۶۱۶۵:** منکہ کریم بخش ولد میاں محمد عبداللہ قوم ڈار پیشہ دوکاندار عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ دکان پر جو کہ حلوائی کی ہے کام کرتا ہوں جس کے عوض والد صاحب کی طرف سے مجھے مبلغ تیس روپے ماہوار بطور گذارہ ملتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا رقم کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اس سے زائد جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد: کریم بخش ولد محمد عبداللہ ڈار حلوائی کوٹھہ۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ والد موصی۔ گواہ شد: سید شاہ زمان علی کلرک ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ موصی ۵۰۰۵

**نمبر ۶۱۶۶:** منکہ محمد یوسف ولد قاضی محمد رمضان قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۲/۳۶ ۲۸ ساکن راول کے ڈاکخانہ گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میری ذات پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہے۔ جبکہ کہ آج میں وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمدنی ۷۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ العبد: محمد یوسف موصی ۱۸۷ ایس۔ پی۔ ایس Reception Camp Poona۔ گواہ شد مقبول احمد محلہ دار الرحمت گواہ شد: مبارک احمد کارکن نظارت بیت المال

**نمبر ۵۸۵۷:** حاکم دین ولد کرم داد قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۵ اپریل ۱۹۰۴ء ساکن ننگے ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵۶ امان ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد بصورت اراضی زرعی چھ بیگہ از قسم چاہی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah



## حب ایارج فیقرا

حب ایارج فیقرا جو آپ نے مجھے زکام شدید کے علاج کیلئے دی تھی۔ میں نے انہیں واقعی جادو اثر پایا۔ پہلی خوراک ہی کے استعمال سے طبیعت کی حالت بدل گئی۔ تین خوراک کھانے کے بعد زکام کے تمام عوارض جاتے رہے۔ فالحمد للہ علی ذالک یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ خاکسار نذیر احمد رحمانی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

## ضرورت ہے

ایک ہوشیار مستری۔ ایسے خرادیوں فٹروں اور لوہارا اور ٹین کا کام جاننے والوں کی جو کہ اپنے کام میں ماہر ہوں قادیان میں رہائش پسند کرنے والوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت

تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات بمعرفت مینیجر الفضل قادیان دارالامان ارسال ہوں

## مکمل وید حکیم ڈاکٹر بننے کیلئے

گھر بیٹھے آیور ویدک۔ یونانی حکمت۔ ہومیو پیتھک وغیرہ کے آسان شرائط پر امتحان دیکر سندات و ڈپلومے حاصل کرنیکیلئے قواعد مفت طلب کریں۔ مینیجر اولڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر



## ضروری درخواست

ہم متواتر احباب کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں۔ کہ یکم جون کو وی پی ارسال کردیئے گئے ہیں۔ اور کہ احباب انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے۔ احباب ہماری اس استدعا کو فراموش نہ فرمائیں گے۔ اور کاغذ کی گرانی اور نایابی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔ جو احباب وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ بھی براہ کرم حسب وعدہ جلد بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں

خاکسار مینیجر "الفضل"



## دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جاسکتے ہیں

**یاد رکھیں کہ شفاکن ملیریا کا بہترین علاج ہے**

اب کونین استعمال کرنے کی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ عہ



## وی۔ پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے۔ اس فرض کو کبھی نہ بھولئے!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن** ۱۱ جون - جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ لیبیا میں بیر الحکیم پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یہاں کے فوجی حلقے اس دعوے کو درست قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی اس کا فوری نتیجہ یہ ہو گا کہ جنرل رومیل کو سپلائی واصل کرنے میں جو دقت تھی۔ وہ کم ہو جائیگی۔ البتہ اس کیلئے جرمنوں کو بہت زیادہ قیمت دینی پڑی ہے۔ پولاڈ ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ نائٹس برج کے نزدیک صحرا کے میدان جنگ میں جمود کی سی حالت ہے۔ مگر یہ جمود جبری ہے۔ کیونکہ دونوں طرف کی فوجیں تھک گئی ہیں ٭

**دمشق** ۱۱ جون - انقرہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جرمن فوجیں آبنائے کرچ کی طرف سے تمان کے جزیرہ نما میں جو کریمیا کے بالمقابل کاکیشیا کا ایک حصہ ہے۔ اتر پڑی ہیں۔ اور اس کے ایک شہر اپیتال پر قبضہ کر لیا ہے ٭

**ماسکو** ۱۱ جون - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل ہماری فوجوں نے خارکوف کے محاذ پر جرمن فوجوں کا خوب مقابلہ کیا سبسٹاپول کے محاذ پر بھی جنگ جاری ہے، اور ہماری فوجوں نے دشمن کو پسپا کر دیا ہے اور اسے زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ سبسٹاپول کے بیرونی مورچوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ مگر سوویٹ ریڈیو نے اس کی تردید کی ہے۔ خارکوف کی جنگ میں جرمن فوج کے دس ڈویژن ناکارہ ہو گئے ہیں۔ مگر وہ ۳۶ ڈویژن اور لے آئے ہیں ٭

**لنڈن** ۱۱ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور روس کے مابین اس بارہ میں مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ اس سال یورپ میں دوسرا محاذ جنگ ضرور قائم کر دیا جائے۔ مسٹر ایڈن نے اس بارہ میں دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ روس اور برطانیہ نے جنگ کے بعد محوریوں کی طرف سے کسی نئے حملہ کی روک تھام کیلئے ایک دوسرے کی امداد کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں باہمی رضامندی کے بغیر صلح نہیں کرینگے۔ اور کسی دوسرے ملک پر یا اس کے کسی حصہ پر قبضہ کی کوشش نہیں کرینگے اسی قسم کا معاہدہ امریکہ اور روس کے مابین بھی ہوا ہے موسیو مولوٹوف نے لنڈن اور واشنگٹن میں جا کر یہ معاہدات کئے ہیں۔ مسٹر چرچل اور سٹالین میں اس معاہدہ کے خیر مقدم کے متعلق پیغام بھی تبدیل ہوئے ہیں ٭

**چنگکنگ** ۱۱ جون - اگرچہ جاپان بہت صفائی اور نیک نیتی کا اظہار کر رہا ہے۔ پھر بھی یہاں کے فوجی حلقوں کی پختہ رائے ہے۔ کہ عنقریب جاپان روسی بندرگاہ ولاڈی واسٹک پر بھی اسی طرح اچانک حملہ کرے گا۔ جس طرح اس نے پرل ہاربر پر کیا تھا۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے موسیو سٹالین کو تار بھیجا ہے کہ نئے جاپانی سفیر سے بچکر رہیں ٭

**لنڈن** ۱۱ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوج بیر الحکیم سے گذشتہ شب نکال لی گئی تھی۔ لیبیا میں جرمن اب جدید قسم کے ٹینک استعمال کر رہے ہیں۔ جن کا خاصہ ہے کہ باہر خواہ کتنی شدید گرمی کیوں نہ ہو۔ ٹینک کے اندر ٹھنڈک ہوتی ہے ٭

**ٹوکیو** ۱۱ جون - جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان اور روس کے تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ تعلقات غیر جانبداری پر مبنی ہیں اور یقین ہے کہ روس اس پر قائم رہیگا۔ جزائر ایلوشیاں میں جاپانی فوج کی سرگرمیوں کا واحد مقصد یہ ہے کہ ان اڈوں کو ختم کر دیا جائے۔ جن سے جاپان کو خطرہ ہو سکتا ہے وہ روس کی غیر جانبداری کے خلاف نہیں ہیں۔ اور روسی فوجوں نے ردعمل کے طور پر جو سرگرمیاں شروع کی ہیں وہ افسوسناک ہیں ٭

**دہلی** ۱۱ جون - معلوم ہوا ہے کہ اب بھی ہر روز قریباً ایک ہزار ہندوستانی برما سے واپس آ رہے ہیں۔ جاپانی ان کی واپسی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ واپس آنیوالوں کو اجازت دے دیتے ہیں۔ اسوقت تک چار لاکھ ہندوستانی برما سے واپس آ چکے ہیں۔ اور ابھی سات لاکھ وہیں ہیں ٭

**بمبئی** ۱۱ جون - حکومت بمبئی نے حکم دیا ہے۔ کہ بغیر اجازت ہندوستان کے کسی حصہ میں بھی صوبہ بمبئی سے کھانڈ نہیں بھیجی جا سکتی ٭

**دہلی** ۱۱ جون - سندھ میں ۱۹ حروں کو ۳ جون کو ایک فوجی دستہ نے گرفتار کیا تھا۔ جنہیں سپیشل ٹریبیونل نے سزائے موت دیدی ہے ٭

**کراچی** ۱۱ جون - پولیس کی ایک پارٹی نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ پر حملہ کیا۔ جو اونٹوں پر سوار جا رہا تھا۔ ڈاکوؤں نے پولیس پر فائر کئے۔ دو کنسٹیبل ہلاک ہو گئے۔ اور تین ڈاکو مر گئے۔ اس کے بعد ڈاکو اپنے مجروحین کو اٹھا کر بھاگ گئے ٭

**لنڈن** ۱۱ جون - امیر البحر الیگزینڈر نے آج دارالعوام میں بیان کیا کہ برطانی بحری بیڑے کے ۱۴۳۰ افسر اور ۲۶۵۱ دوسرے ملازم جنگی قیدی ہیں۔ تجارتی جہازوں کے ۳۳۲۸ جہازی قید ہیں۔ آزاد فرانسیسی بیڑے کے ایڈمرل نے آزاد فرانس سے تعلق توڑ لیا ہے ٭

**ملبورن** ۱۱ جون - آج آسٹریلین جنگی کونسل میں مڈوے کی لڑائی پر بحث ہوئی۔ وزیر اعظم نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اب ہم لڑائی کے بدترین دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ کورل اور مڈوے کی شکستوں کے بعد جاپان خاموش رہیگا۔ وہ غلطی پر ہیں۔ جاپان عنقریب کوئی نہ کوئی کارروائی کریگا ٭

**دہلی** ۱۱ جون - سوویٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانیوں کو صحیح حالات سے باخبر رکھنے اور محوریوں کے جھوٹے پروپیگنڈا کی قلعی کھولنے کیلئے اردو میں براڈکاسٹنگ کا سلسلہ شروع کرے۔ جو عنقریب شروع کر دیا جائیگا۔ ہندوستان میں اس تجویز کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے ٭

**دہلی** ۱۱ جون - کل ½۸ بجے شام آل انڈیا ریڈیو سے ڈیوک آف گلوسٹر اہل ہند کے نام ملک معظم کا ایک پیغام براڈکاسٹ کرینگے۔ جو تمام سٹیشنوں سے سنا جائیگا۔ آپ ملک معظم کے چھوٹے بھائی ہیں اور انکی خواہش کے مطابق ہندوستان آئے ہیں۔ آپ کی آمد فوجی نوعیت کی ہے۔ مگر سول ڈیفنس میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں ٭

**لنڈن** ۱۱ جون - پراگ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہیڈرک کے قتل کے سلسلہ میں کل مزید ۱۴ چیکوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ٭

**لنڈن** ۱۱ جون - آج دارالعوام میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ضبط شدہ ریزولیوشن ناپسندیدہ تھے۔ مگر انکی بنا پر گرفتاری عمل میں نہ لائی جا سکتی تھی۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ برما کا وزیر اعظم اور فائننس منسٹر دونوں اسوقت ہندوستان میں ہیں۔ باقی وزراء نے برما میں ہی رہنا پسند کیا۔ برما کا سابق وزیر اعظم یوسا تاحال نظر بند ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ جاپانی حملہ سے قبل کسی قیدی کو برما سے ہندوستان نہیں لایا گیا تھا ٭

**لاہور** ۱۱ جون - سر سکندر حیات خان شملہ سے آج یہاں پہنچے۔ آپ شہری ہندوؤں کے وفد سے ملینگے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ اکالی پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ کی جو شرائط اخباروں میں شائع ہوئی ہیں۔ وہ سب کی سب صحیح نہیں۔ سردار بلدیو سنگھ صاحب بھی آج یہاں پہنچے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سر سکندر حیات خان سے میرا سمجھوتہ ایک دو روز میں مکمل ہو جائیگا۔ اس معاہدہ کا مقصد فرقہ وار اتحاد ہے۔ اور اسکے بعد سیاسی سمجھوتہ کیلئے رستہ صاف ہو جائیگا۔ آپ نے کہا۔ اگر میری موجودگی میں ہندوؤں کو کسی قسم کا نقصان پہنچا۔ تو میں فوراً وزارت سے مستعفی ہو جاؤنگا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یونینسٹ پارٹی کے مسلمان ممبر مسلم لیگ سے مستعفی نہیں ہونگے ٭

**برلین** ۱۱ جون معلوم ہوا ہے کہ یہ تجویز جرمنوں کے زیر غور ہے کہ تیس لاکھ ولندیزیوں کو مفتوحہ روس کے علاقہ میں آباد کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے جرمنی میں ایک ڈچ ایسٹ کمپنی قائم کی گئی ہے ٭

**چنگکنگ** ۱۱ جون - چین کی طرف سے اسوقت پچاس لاکھ سپاہی میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں۔ اور ایک کروڑ کے قریب نوجوان فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان پچاس لاکھ چینی فوجوں نے جاپان کی قریباً دس لاکھ فوج کو مصروف رکھا ہوا ہے ٭

**دہلی** ۱۱ جون - برما میں چینی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل لوسنگ ین آج کلکتہ سے یہاں پہنچے۔ ان کے ساتھ دو اور جرنیل اور پچاس چینی سپاہی ہیں ٭

**پرل ہاربر** ۱۱ جون - یہاں کے امیر البحر نے ایک بیان میں کہا کہ مڈوے کی لڑائی میں ہزاروں جاپانی سپاہی کام آئے ہیں۔ جاپانیوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس لڑائی کے بعد اکثر جہاز نامکمل عملہ کے ساتھ واپس پہنچے ٭

**بمبئی** ۱۱ جون - ۱۵ جون سے کسی شخص کو الیگزنڈریہ ڈاک - وکٹوریہ ڈاک - پرائس ڈاک - بیلرڈ پایر وغیرہ علاقوں میں داخلہ کی اجازت نہ ہوگی۔ جہازوں پر کام کرنیوالے قلیوں وغیرہ کو بغیر پولیس کمشنر کے پاس کے بندرگاہ کے رقبہ میں داخل نہ ہونے دیا جائیگا ٭

**لنڈن** ۱۱ جون - معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم نے مقامی بیڑے کا معائنہ کرنیکے لئے ایک بڑے امریکن جہاز اور ایک کروزر میں سفر کیا۔ ان کے ہمراہ ایک زبردست بیڑا تھا۔ آپ تین روز سفر میں رہے اور امریکن و برطانی افسروں سے فوجی امور کے متعلق تبادلہ خیالات کیا ٭

**قاہرہ** - ۱۱ جون - چند روز ہوئے ایک مشہور اطالوی ڈویژن کے مورچوں پر برطانی دستوں نے حملہ کیا۔ اسوقت اطالوی سپاہی سرنگیں کھودنے اور توپوں کے مورچے تیار کرنے میں مصروف تھے۔ انہوں نے برطانی سپاہیوں کو آتے تو دیکھا مگر کوئی حرکت نہ کی ایک نے رائفل کا استعمال کیا مگر برطانی سپاہیوں نے چاروں طرف سے بڑھ کر ان لوگوں کو گھیر کر گرفتار کر لیا ٭

**ملبورن** ۱۱ جون - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنوب مغربی بحر الکاہل میں ایک اور جاپانی آبدوز ڈبو دی گئی۔ اسے ملا کر گذشتہ چند روز میں نو جاپانی آبدوزیں غرق کی جا چکی ہیں ٭

**ٹوکیو** ۱۱ جون سیلون کے کمانڈر انچیف نے ایک انٹرویو میں کہا کہ کولمبو اب سخت ہوائی حملہ کے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہے۔ باہر سے بہت سی مضبوط ہوائی کمک اور سامان جنگ یہاں پہنچ چکا ہے۔ جگہ جگہ اینٹی ایرکرافٹ توپیں نصب ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ ملایا اور سنگاپور کی نسبت اس کے استحکامات زیادہ مضبوط ہیں ٭

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی -